کراماتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور یزید کا انجامِ بد

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں

ہونے والا سنتوں بھرا بیان

کرامات امام حسین اور یزید کا انجام بد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔

(مصنّف عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۱۴ رقم الحدیث ۳۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَم الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

❁ نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سِمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور

اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل ، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْاٰیَةً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا* قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کراماتِ امام حسین اور یزید کا انجام بد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، چمنستانِ علی کے مہکتے پھول، اِمامِ عالی مَقام، سَیِّدُنا اِمامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذِکرِ خَیر کروں گا، جس میں اُن کی وِلادت کے ساتھ ساتھ اُن کی کرامتوں کا ذِکر بھی ہو گا، مُختصَر واقِعہ کربَلا نیز گستاخانِ امامِ حُسین کا عبرت ناک اَنجام اورآپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد کے واقِعات، شَہادت کے بعد صادر ہونے والی کرامات بھی آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اسکے بعد یزید اور اس کے بُرے کردار کے ساتھ ساتھ اِس بد بخت کی عِبرت ناک موت اور آخِر میں ہاتھ مِلانے کے مَدَنی پھول بھی بیان کروں گا۔ان شاء اللہ عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنوئیں سے پانی اُبل پڑا

حضرت سَیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب مدینۂ مُنوّرہ سے مکۂ مُکرمہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرت سَیِّدُنا ابنِ مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع سے مُلاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عَرض کی: میرے کُنوئیں میں پانی بہت ہی کم ہے براہِ کرم! دُعائے برکت سے نواز دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ نے اس کُنوئیں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضر کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُنہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کُلّی کی۔ پھر ڈول کو واپس کُنویں میں ڈال دیا تو کُنویں کا پانی کافی

بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔ (الطبقات الکبری، ج۵، ص ۱۱۰)

ولادتِ مبارکہ

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے امامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُبارک کُلّی کی برکت سے کُنوئیں کا پانی پہلے سے کافی بڑھ بھی گیا اور لذیذ اور شیریں بھی ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت سے وقتاً فوقتاً کرامات کا ظُہور ہوتا رہتا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت باسَعادت بھی باکَرامت ہے۔ چُنانچہ سَیِّدی عارِف باللہ نورُ الدّین عبدُ الرّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی "شَواہدُ النّبوّۃ" میں فرماتے ہیں۔ منقول ہے کہ امامِ پاک (امام حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُدّتِ حَمل چھ ماہ ہے۔ حضرت سَیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور امامِ عالی مَقام امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کوئی ایسا بَچّہ زِندہ نہ رہا جس کی مُدّتِ حَمْل چھ ماہ ہوئی ہو۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۲۸ مکتبۃ الحقیقۃ ترکی)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ مُنورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً میں ہوئی۔ آپ کی کُنیت ابو عبد اللہ اور لَقَب سِبطِ رسولِ اللہ اور رَیحَانَۃُ الرَّسُوْل ہے۔ حُضور پُرنور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کا نام حُسین اور شَبِّیر رکھا اور آپ کو بھی جنّتی جوانوں کا سَردار اور اَپنا فرزند فرمایا۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً و "سیر اعلام النبلاء"، ۲۷۰۔ الحسین الشہید... الخ، ج۴، ص ۴۰۲۔ ۴۰۴)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے امام حسین اور آپ کے بڑے بھائی حضرت سیدنا

حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُما کے بارے میں فرمایا: مَنْ اَحَبَّھُما فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُما فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت (دُشمنی) کی۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ان دونوں ہستیوں کی مَحَبَّت بڑھایئے اور ان سے بُغض رکھنے والوں کی صُحبتِ بد سے بچئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں خوفِ خدا عزوجل و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ساتھ تمام اَہلِ بیتِ اطہار اور جُملہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحَبَّت کے جام پلاتا ہے۔ آپ بھی اس مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور خوب خوب برکتیں حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہادت کی شہرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت امامِ عالی مَقام امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی وِلادت کے ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی شَہادت کی خَبَر مَشہور ہوچکی تھی، شِیر خوارگی (دودھ پینے کی عمر) کے ایّام میں حُضُورِ اَقدس نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الفَضل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا کو امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی شہادت کی خبر دی، چنانچہ حضرت سَیِّدتنا اُمُّ الفَضل بنتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا ایک

دن حُضُور صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم میں نے آج ایک پریشان خَواب دیکھا ہے۔ حُضُور صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تو عرض کی: وہ بہت ہی شدید ہے۔ تو نبیِّ کریم صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا وہ خواب ہے کیا۔؟ تو عرض کی: میں نے دیکھا کہ آپ کے جَسدِ اطہر سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور اسے میری گود میں رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا: تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ فاطمہ کے بیٹا ہو گا اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ ایسا ہی ہوا کہ حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیدا ہوئے اور میری گود میں دیئے گئے۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الفَضل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے ایک دن حُضُور صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقْدس میں حاضر ہو کر حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آپ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی گود میں دیا، کیا دیکھتی ہوں کہ چشمانِ مُبارک سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایسا کیا ہوا؟ فرمایا: جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے یہ خبر دی کہ میری اُمَّت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا: کیا اس کو؟ فرمایا: ہاں اور میرے پاس اس کے مَقْتَل (شہید ہونے کی جگہ) کی سُرخ مٹّی بھی لائے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج۱۴، ص۱۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس وقت کا تصوُّر دِل لرزا دیتا ہے جب کہ اس فرزَندِ اَرْجمند رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت کی مُسرَّت کے ساتھ ساتھ شہادت کی خَبَر پہنچی ہو گی،

سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی چشمۂ رَحمَتِ چشم نے اَشکوں کے موتی بَرسا دیئے ہوں گے، اِس خبر نے صحابہ کبار جانثار انِ اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین کے دِل ہلا دیئے، اِس درد کی لذت (حضرت سَیِّدُنا) علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ کے دِل سے پوچھئے، صِدق و صفا کی اِمتحان گاہ میں سُنَّتِ خلیل عَلَیْہِ السَّلام ادا کر رہے ہیں۔ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے اِس نونہال کو زمینِ کَربلا میں خون بہانے کے لیے اپنا خونِ جگر (دُودھ) پلایا، (حضرت سَیِّدُنا) علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دِلبند (پیارے بیٹے) کو خاکِ کَربلا میں لوٹنے اور دَم توڑنے کے لئے سینے سے لگا کر پالا، مُصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے بیابان میں سُوکھا حلْق کٹوانے اور راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں مَردانہ وار جان نذر کرنے کے لئے اپنی آغوشِ رَحمت میں تربیت فرمائی، یہ آغوشِ کَرامت ورَحمت فردوسی چمنستانوں اور جنّتی ایوانوں (محلات) سے کہیں زِیادہ بالامَرتبت ہے۔(سوانح کربلا ۱۰۶، تقدُّم و تأخر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں ہمارے اَسلاف اور بُزرگانِ دِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین کی پیش کردہ قُربانیوں کے سبب ہی آج دینِ اسلام کا یہ چمنستان (باغ) سَرسبز و شاداب ہے۔ ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ کو پیش آنے والے مَصائب و آلام کا تذکرہ بڑا دِل سوز ہے بالخُصُوص میدانِ کَربلا میں اَہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین نے جو مُصیبتیں جھیلیں ان کا تو تَصَوُّر ہی دِل دَہلا دیتا ہے۔ جفاکار و ستم شِعار کُوفیوں نے جس

بے مُرَوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہرہ کیا، تاریخ میں اِس کی مثال نہیں ملتی۔ خود ہی حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صَدہا (سینکڑوں) دَرخواستیں بھیج کر کوفہ آنے کی دعوت دی اور جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِن کی زَمین کو شَرَفِ قَدَم بوسی عطا فرمایا تو بجائے استِقبال کرنے کے وہ آپ کے خون کے پِیاسے ہوگئے مُسَلَّح لشکر لیکر آپ کے سَدِّ راہ (رُکاوٹ) ہوئے نہ شَہر میں داخِل ہونے دیا نہ ہی وَطن واپس لوٹ جانے پر راضی ہوئے، حُسَیْنی قافِلہ کو ریگزارِ کَربلا (کربلا کے صحرا اور ریت میں) میں اِقامت پَذیر ہونا پڑا، کور باطِنوں (دل میں کینہ رکھنے والوں) نے فُرات کا آبِ رَواں (جاری پانی) خاندانِ رسالت پر بند کر دیا۔ اَہلِ بیت کے ننھے ننھے حقیقی مَدَنی مُنّے تِشنہ لَب (پیاسے) ایک ایک قَطرہ کے لئے تڑپ رہے تھے، چھوٹے چھوٹے بچّے اور با پردہ بیبیاں سب بُھوک وپیاس سے بیتاب وناتواں ہوگئے تھے۔ تیز دُھوپ، گرم ریت، گرم ہَوائیں، اور بے وَطَنی کا اِحساس اَلگ دامَن گیر ہے۔ اُدھر بائیس ہزار کا لَشکرِ جَرّار تِیْغ و سِنان (نیزوں اور تلواروں) سے مُسَلَّح درپَے آزار (تکلیف وصدمہ پہنچانے کو تیار) اور اَپنے ہُنَر آزمانے کا طَلَبْ گار ہے مگر بُھوک پِیاس کی شِدَّت کے باوجود فَرزَندانِ آلِ رَسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ورَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن نے ایسی بَہادُری اور جَواں مَردِی کا مُظاہرہ کیا کہ اَعداء دانتوں میں اُنگلی دیتے رہ گئے، کئی کئی یَزیدیوں کو ہَلاک کرنے کے بعد خاندانِ حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نونہال دادِ شُجاعَت دیتے یکے بعد دیگرے (بڑی بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے) شَہادَت سے سَرفَراز ہوتے گئے۔ عزیز واَقارِب، دوست واَحباب،

خُدّام و غلام، دِلبند و جگر پیوند سب نے آئینِ وفا ادا کر کے حضرتِ امام عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر اپنی جانیں فدا کر دیں تو پھر سیّدِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُورِ نظر، فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا لَختِ جِگر بے کسی و بُھوک پیاس کی حالت میں آل واَصحاب کی مُفارَقَت (جدائی) کا زَخم دِل پر لئے ہوئے شَمشِیر (تلوار) ہاتھ میں لیکر لڑنے کو تیار ہو گیا اور اِس کمالِ مہارت و ہُنر مَندی سے مُقابَلہ کیا کہ بڑے بڑے بہادُروں کے خون سے کربلا کے پیاسے ریگستان کو سیر اب فرما دیا اور نعشوں کے اَنبار لگا دِیئے، بالآخِر تیر اَندازوں کی جماعَتیں ہر طَرَف سے آگئیں اور امام تِشنَہ کام، امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گھیر کر ہر طرف سے تیر بَرسانے شروع کر دیئے، تیروں کی بَوچھاڑ میں نُورانی جِسم زَخموں سے چکنا چُور اور لہُولہان ہو گیا، ایک تیر پیشانی اَقدس پر لگا اور آپ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے، ظالموں نے نیزوں پر رکھ لیا اور آپ شَربَتِ شَہادت سے سیر اب ہو گئے۔

اِس مَعرِکہ ظُلم و سِتَم میں اگر بڑے سے بڑا بہادُر بھی ہوتا تو اُس کے حَوصلے پست ہو جاتے اور سرِ نیاز جُھکا دیتا مگر فرزَندِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَصائِب کا ہُجوم اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکا اور ان کے عَزم و استِقلال میں فَرق نہ آیا، حَق و صَداقت کا حامی مُصِیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طُوفانِ بَلا کے سِیلاب سے اس کے پائے ثَبات (استقلال، ثابت قدمی) میں جُنبِش بھی نہ ہوئی۔ راہِ حَق میں پہنچنے والی مُصِیبَتوں کا خوش دِلی سے خَیر مَقدم کیا، اَپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا مگر اِسلام کی عزت

میں فَرق آنا بَرداشت نہ ہوسکا۔ سرِ مبارک کٹوا کر اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دِین کی حقّانِیَّت (سچائی) کی عملی شَہادت دی۔

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلِ بیت
سرشہیدانِ محبّت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خُدا نے قَدر و شانِ اہلِ بیت
دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خُوب ہی چمکی دوکان اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا اکسٹھ (61) ہجری ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں پیش آیا، آج کئی صَدیاں گُزر جانے کے بعد بھی اِس کی یاد دِلوں میں ترو تازہ ہے، اسلامی تاریخ کے اَوراق پر شُہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے کارنامے سُنہری حُرُوف میں لکھے ہیں۔ شَہیدانِ کربلا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کی شاندار اور بے مثال قُربانیوں کا تذکرہ سُن کر دِلوں پر سوز کی کَیفیّت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ ان مبارک ہستیوں نے دین کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا یہاں تک کہ اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کی، یہ ان کی قربانیوں کا ہی صدقہ ہے کہ ہمیں نہ تو کوئی مصیبت اٹھانی پڑی اور نہ ہی جانی ومالی قربانی دینی پڑی بلکہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مسلمان گھرانے میں آنکھ کھلی۔ آیئے ہم اس دین کو سیکھنے، سُنّتوں کی دُھومیں مچانے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے اپنے وقت اور مال کی قُربانی دیتے ہوئے عاشقانِ رسول کے ساتھ راہِ خدا میں ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرزندِ رسول، جگر گوشۂ بتول، چمنستانِ علی کے مہکتے پھول سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کے جانثاروں پر یزیدیوں نے ظُلم و سِتم کی انتہا کردی مگر خاندانِ اہلبیت نے ہر مشکل گھڑی میں رضائے الٰہی اور دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر صبر واستقلال کا مُظاہرہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی شان و عظمت اور اپنی بارگاہ میں قُرب و مَنزِلت کو لوگوں پر ظاہر کرنے اور گُستاخانِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیا وآخرت میں ذلیل وخوار کرنے اور دُنیا کو ان کے انجامِ بد سے آگاہ کرنے کیلئے سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات سے کئی کرامات صادر فرمائیں۔

عبرتناک موت

منقول ہے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میدانِ کربلا میں یَزیدیوں پر اِتْمامِ حُجَّت کے لیے جَب خُطبَہ اِرْشاد فرما رہے تھے تو اِسی دَوران صَفِ اَعداء (دشمنوں کی صف) میں سے ایک بے باک نے کہا کہ آپ کو پیغمبرِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے کیا

نِسبت ؟ یہ کلمہ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے بہُت تکلیف دِہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کے لئے بد دُعا فرمائی اور عرض کی یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! اس بد زبان کو فوری عذاب میں گرفتار کر۔ امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ دُعا فرمائی اور اُس کو قضائے حاجت کی ضَرورت پیش آئی، گھوڑے سے اُتر کر ایک طَرف بھاگا اور کسی جگہ قضائے حاجت کے لئے بَرَہنَہ ہو کر بیٹھا۔ ایک سیاہ بِچّھو نے ڈنک مارا تو نجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا۔ اس رُسوائی کے ساتھ تمام لشکر کے سامنے اُس ناپاک کی جان نکلی مگر پھر بھی اُن سنگ دِلوں اور بے شَرموں کو عبرت نہ ہوئی۔ (روضۃ الشہداء (مترجم)، باب نہم، ج ۲، ص ۱۸۶۔۱۸۸)

گستاخِ حسین پیاسا مرا

یزیدی فوج کا ایک سخت دل مُزنی شخص امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے آکر یوں بکنے لگا: دیکھو تو سہی دَریائے فُرات کیسا موجیں مار رہا ہے۔ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! تمہیں اس کا ایک قطرہ بھی نہ ملے گا اور تُم یونہی پیاسے ہی ہَلاک ہو جاؤ گے۔ امامِ تشنہ کام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اَمِتْہُ عَطْشَانًا، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کو پیاسا مار۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دعا مانگتے ہی اس بے حیا مُزنی کا گھوڑا بِدک کر دوڑا، مزنی پکڑنے کے لئے اُس کے پیچھے بھاگا، پیاس کا غلبہ ہوا، اس شِدَّت کی پیاس لگی کہ اَلْعَطَشْ اَلْعَطَشْ (یعنی ہائے پیاس! ہائے پیاس) پُکارتا تھا مگر پانی جب اُس کے مُنہ سے لگاتے تھے تو ایک قَطرَہ بھی پی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ اِسی شِدَّتِ پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ (امام حسین کی کرامات ص ۱۰)

کراماتِ امام حسین اور یزید کا انجامِ بد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کوئی مَعْمُولی بات نہ تھی، یہ نواسۂ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلَّم، دِلْبَندِ فاطمہ، جگر گوشۂ مُرتَضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی شہادت تھی۔ آپ اور آپ کے اہلِ بَیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن نے صَبر ورِضا کا وہ اِمتحان دیا جو دُنیا کو حیرت میں ڈالتا ہے۔ راہِ حق میں وہ مصیبتیں اُٹھائیں جن کے تَصوُّر سے ہی دِل کانپ جاتا ہے۔ یہ ایسی شہادت ہے کہ اس نے انسان تو انسان بلکہ زمین و آسمان کو بھی غمگین کر دیا، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آسمان دو آدمیوں کی شہادت پر رویا ہے پہلی بار حضرتِ سَیِّدُنا یحیٰ بن زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہادت پر اور دوسری بار امامِ عالی مقام سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت پر۔ (تاریخِ دمشق، ج ۱۴، ص ۲۲۵) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد 6 ماہ تک آسمان پر سُرخی چھائی رہی اور جب بھی آسمان کی طرف نگاہ جاتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے خون آلود ہو۔ (تاریخِ دمشق، ج ۱۴ ص ۲۲۷) اس دن آسمان پر سیاہی چھا گئی اور دن میں تارے نظر آنے لگے اور لال ریت کی بارش ہونے لگی اور زمین سے جب کوئی پتھر اُٹھایا جاتا تو اسکے نیچے سے خُون نکلتا۔ (تاریخ دمشق، ج ۱۴، ص ۲۲۶)

آیا نہ ہو گا اس طرح حُسن وشَباب ریت پر
گلشنِ فاطمہ کے تھے سارے گُلاب ریت پر

تَرسے حُسین آب کو میں جو کہوں تو بے ادب
لَمس لبِ حسین کو ترسا ہے آب ریت پر
جانِ بتول کے سوا کوئی نہیں کِھلا سکا
قطرۂ آب کے بغیر اتنے گُلاب ریت پر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ واَوْلِیاءُ اللہ کی ذات سے ان کی زِندگی میں تو کرامات کا صُدور ہوتا ہی ہے بعض اوقات ان کے وِصال کے بعد بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی عقیدت و محبت کو لوگوں کے دلوں میں بسانے کیلئے ایسے خلافِ عادت کام ظاہر فرماتا ہے کہ عقلِ انسانی دَنگ رہ جاتی ہے۔ امامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد بھی آپ کی ذاتِ مُبارکہ سے کئی کرامات صادر ہوئیں۔ چنانچہ

نیزہ پر سرِ اقدس کا کلام کرنا

حضرت سَیِّدُنا مِنْہال بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: واللہ! میں نے بَچَشْمِ خود دیکھا کہ جب امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سرِ مُبارک کو لوگ نیزے پر لئے جارہے تھے اُس وَقْت میں دِمَشْق میں تھا، سرِ مُبارک کے سامنے ایک شَخْص سُوْرَۂ کَہف پڑھ رہا تھا جب وہ اِس آیت پر پہنچا:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری

ایک عجیب نشانی تھے۔ (پ ۱۵، الکہف:۹)

اُس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرِ مبارک کو گویائی دی، بزبانِ فصیح فرمایا:

اَعۡجَبُ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡکَھۡفِ قَتۡلِیۡ وَحَمۡلِیۡ۔

اَصحابِ کَہف کے واقِعہ سے میرا قَتۡل اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تر ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، باب حرف الھمزۃ، ج ا، ص ۲۶۵)

صَدرُ الاَفاضِل مولانا سیّد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الۡھَادِی فرماتے ہیں: دَرۡ حقیقت بات یِہی ہے کیونکہ اَصحابِ کَہف پر کافروں نے ظُلۡم کیا تھا اور حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو اُن کے نانا کی اُمَّت نے مہمان بنا کر بُلایا، پھر بے وفائی سے پانی تک بَنۡد کر دیا، آل و اَصحاب کو حضرت امام (حُسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے سامنے شَہِید کیا، پھر خود حضرت امام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو شَہِید کیا، اَہۡلِ بیت عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو اَسِیر (قید) کیا، سر مُبارَک شَہر شَہر پھرایا۔ اَصحابِ کَہف سالہاسال کی طوِیل خواب کے بعد بولے، یہ ضَرور عجیب ہے مگر سرِ مُبارَک کا تَن سے جُدا ہونے کے بعد کلام فرمانا اِس سے عجیب تَر ہے۔

سرِ انور کی کرامت سے راہب کا قبولِ اسلام

(سر مبارک کو لیے پھرنے والے قافلے کے بارے میں) منقول ہے کہ ایک منزل میں جب اُس قافلہ نے قِیام کیا وہاں ایک دَیۡر (گرجا گھر) تھا۔ دَیۡر کے راہِب نے ان لوگوں کو اَسّی ہزار درہم دے کر سرِ مُبارک کو ایک شَب اپنے پاس رکھا۔ غُسۡل دیا، عطر لگایا، اَدَب و تعظیم کے ساتھ تمام شَب زِیارَت کرتا اور روتا رہا اور رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ

کے جو اَنوار سرِ مُبارَک پر نازل ہو رہے تھے ان کا مُشاہَدہ کرتا رہا حتّٰی کہ یِہی اس کے اسلام کا باعِث ہوا۔ اَشْقِیا (بدبختوں) نے جب دَراہِم تقسیم کرنے کے لیے تھیلیوں کو کھولا تو دیکھا سب میں ٹِھیکرِیاں بَھری ہوئیں ہیں اور ان کے ایک طَرَف لکھا ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۵

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہر گز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔ (پ۱۳، ابراھیم:۴۲)

اور دوسری طَرَف یہ آیت لکھی ہوئی ہے: وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کَروَٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (پ۱۹، الشعراء:۲۲۷)

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر فی فضائل اہل البیت... الخ، الفصل الثالث، ص۱۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اس کرامت میں یزیدیوں کیلئے کیسا درسِ عبرت تھا کہ جس مال و دولت کی مَحَبَّت میں اُنہوں نے آلِ رسول پر ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے، انہیں تکالیف اور اَذِیتیں پہنچائیں، گُلشنِ اہلبیت کے حَسین وخُوشنما پھولوں کو کربلا کی تپتی ریت پر تڑپایا، وہی مال جب ان کے پاس آیا بھی تو مٹّی کی ٹھیکریاں بن کر۔ مگر افسوس کہ وہ بَدبَخْت اپنی شَقاوت کے سبب اس سے بھی عبرت پکڑنے میں ناکام رہے۔ یاد رکھیے! مال و دولت اور دُنیا کی مَحَبَّت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ مال کی حرص ولالچ ایسی بلا ہے کہ انسان اس کے سبب طرح طرح کی بداخلاقیوں بڑی بڑی برائیوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ مال و دولت کی ہَوَس و طَمَع (لالچ) درحقیقت بہت

سے گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ انسان اس فناء ہونے والے مال کے حصول کیلئے کسی کی جان لینے سے بھی دَریغ نہیں کرتا اور اسے اپنے ایمان تک کی پرواہ نہیں رہتی۔ نبی کریم، روف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ماذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۸۳، ص ۱۸۹۰)

ایک اور حدیث پاک میں ہے زیادہ مال والے ہلاک ہوگئے سوائے اس کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں کثرت سے اپنا مال خرچ کرے اور وہ تھوڑے ہیں۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث ۸۰۹۱، ج ۳، ص ۱۸۰، بدون: عباد اللہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال سے محبت کا ثُبوت دیتے ہوئے اسے جمع رکھنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ راہِ خدا میں خرچ کرنا چاہیے کیونکہ نیک کاموں میں مال خرچ کرنے / صدقہ و خیرات دینے سے کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھتا ہے۔ آپ بھی اپنے صدقات و مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر خُوب خُوب اَجر و ثواب کے حقدار بن جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں، میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایتوں، اولیائے عظام کی نسبتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی شب و روز کی کوششوں کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام دیکھتے ہی دیکھتے باب

الاسلام(سندھ)، پنجاب ، خیبر پختو نخواہ ، گلگت بلتستان، کشمیر ،بلوچستان اور پھر ملک سے باہَر مثلاً ہند،بنگلہ دیش، عرب امارات،سی لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا،کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ اس وقت (1436ھ میں) دُنیا کے تقریباً 200 ممالک میں پہنچ گیا اور آگے کُوچ جاری ہے اور دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے 92 سے زائد شعبوں میں سُنَّتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔ ان تمام شعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں نہیں اربوں کے اخراجات ہوتے ہیں۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ آپ بھی نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے اپنے صَدقات و مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر اجر و ثواب کا ذخیرہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتِلوں کو اس ظُلم و ستم کے بدلے عَیش و عشرت نصیب ہوئی؟ نہیں، نہیں اور ہر گز نہیں، دُنیا میں بھی ان کا عبرت ناک اَنجام ہوا اور آخرت میں بھی عذابِ اِلٰہی میں گرفتار ہونگے۔ آیئے پہلے اُس ناپاک ابنِ زیاد کے انجامِ بد کے بارے میں سُنتے ہیں کہ جس نے یزید پلید کے حکم پر خاندانِ اہلبیت کا خون بہایا۔

ابنِ زیاد کا انجام:

عُبیدُ اللہ ابنِ زیاد، یزید کی طرف سے کوفے کا والی (گورنر) تھا۔ اسی بد نہاد (بدزاد و کمینے) کے حکم سے حضرت امام (حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اور آپ کے اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام

کراماتِ امام حسین اور یزید کا انجام بد

ایذائیں پہنچائی گئیں، (شہادتِ امام حسین کے بعد) یہی ابنِ زیاد مُوصل میں تیس ہزار فوج کے ساتھ اُترا۔ مختار نے ابراہیم بن مالک اَشتر کو اس کے مقابلہ کیلئے فوج لے کر بھیجا، موصل سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر دریائے فُرات کے کنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صُبح سے شام تک خوب جنگ رہی۔ جب دن خَتم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا اس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، ابنِ زیاد کو شکست ہوئی، اس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دیا کہ فوجِ مُخالف میں سے جو ہاتھ آئے اس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چنانچہ بہت سے ہلاک کیے گئے۔ اسی ہنگامہ میں ابنِ زیاد بھی فُرات کے کنارے مُحرم کی دسویں تاریخ 67ھ میں مارا گیا اور اس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے مختار ثقفی کے پاس کوفہ میں بھجوایا، مختار نے دارُ الْامارت (دارالخلافہ) کوفہ کو آراستہ کیا اور اہلِ کوفہ کو جمع کر کے ابنِ زیاد کا سرِ ناپاک اسی جگہ رکھوایا جس جگہ اس مغرور نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مبارک رکھا تھا۔ (سوانح کربلا ص ۱۸۲ ابتغیر قلیل)

جس وقت ابنِ زِیاد اور اس کے سرداروں کے سر مختار کے سامنے لا کر رکھے گئے تو ایک بڑا سانپ نُمودار ہوا، اس کی ہیبت سے لوگ ڈر گئے وہ تمام سروں پر پھرا جب عبید اللہ ابنِ زیاد کے سر کے پاس پہنچا اس کے نتھنے میں گُھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر اس کے مُنہ سے نکلا، اس طرح تین بار سانپ اس کے سر کے اندر داخل ہوا اور غائب ہو گیا۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن... الخ، الحدیث: ۳۸۰۵، ج ۵، ص ۴۳۱)

ابنِ زیاد، ابنِ سَعد، شِمر، قیس ابنِ اَشعَث کُندی، خولی ابنِ یزید، سنان بن اَنَس نخعی، عبد اللہ بن قیس، یزید بن مالک اور باقی تمام اَشقِیا جو حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں شریک تھے اور ساعی (کوشش کرنے والے) تھے طرح طرح کی عُقوبتوں (تکلیف دہ سزاؤں) سے قتل کیے گئے اور ان کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں (کُھروں) سے پامال کرائی گئیں۔ (روضۃ الشھداء (مترجم)، دسواں باب، فصل دوم، ج ۲، ص ۴۵۵ ماخوذاً)

اے ابنِ سَعد! رَے کی حکومت تو کیا ملی	ظُلم و جَفا کی جلد ہی تجھ کو سَزا ملی
اے شمرِ نابکار! شہیدوں کے خُون کی	کیسی سزا تجھے ابھی اے ناسَزا ملی
اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلِ بیت	دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سَزا ملی
رُسوائے خَلق ہوگئے برباد ہوگئے	مردُودو! تم کو ذلتِ ہر دوسَرا ملی
تم نے اُجاڑا حضرتِ زَہرا کا بوستاں	تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید اور اس کا کردارِ بد

یزید وہ بد نَصِیب شَخْص ہے جس کی پیشانی پر اَہلِ بَیْتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے گناہ قَتْل کا سِیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اِس کا نام تحقیر کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بد باطِن، سِیاہ دل، ننگِ خاندان (خاندان کی ذلت کا باعث) تھا۔ نِہایَت موٹا، بدنُما، کثیرُ الشَّعر (کثرت سے

شعر و شاعری کرنے والا)، بدخُلق (بُری عادتوں والا)، فاسِق، فاجِر، شَرابی، بدکار، ظالم، بے اَدَب، گستاخ تھا۔ اِس کی شَرارتیں اور بے ہُودگیاں ایسی ہیں جن سے بدمعاشوں کو بھی شَرم آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن حنظلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے یزید پر اُس وَقْت خُرُوج کیا جب ہمیں اندیشہ ہو گیا کہ اِس کی بدکارِیوں کے سَبَب آسمان سے پتّھر نہ بَرَسنے لگیں۔

مَحرَمات کے ساتھ نِکاح اور سُود وغیرہ مَنہِیّات (حرام کاموں) کو اس بے دِین نے عَلانِیَہ رِواج دیا۔ مدینۂ طیبہ و مکّۂ مکرّمہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کی بے حُرمتی کرائی۔ حضرت ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: "میری سُنَّت کا پہلا بدلنے والا بنی اُمَیَّہ کا ایک شَخص ہو گا جس کا نام یزید ہو گا۔" 59ھ میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دُعا کی: "یا ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں تُجھ سے پناہ مانگتا ہوں 60ھ کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے۔"

اِس دُعا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو حامِلِ اَسرار تھے، اِنھیں معلوم تھا کہ 60ھ کا آغاز لڑکوں کی حکومت اور فِتنوں کا وَقت ہے۔ اِن کی یہ دُعا قبول ہوئی اور انہوں نے 59ھ میں بمُقامِ مدینہ طیّبہ رِحلَت فرمائی۔ (سوانح کربلا، ۱۱۱۔۱۱۲ بتغیر)

یزید کی عبرت ناک موت

حضرت سیّدُنا حَسَن بَصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے "دُنیا کی مَحبَّت ہر

بُرائی کی جڑ ہے"۔(الجامع الصغیر للسیوطی ص ۲۲۳ حدیث ۳۶۶۲)یزید پلید کا دِل چُونکہ دُنیائے نا پائیدار کی مَحبَّت سے سَرشار تھا اس لیے وہ شُہرت واِقتِدار کی ہَوَس میں گرفتار ہو گیا۔ اپنے اَنجام سے غافل ہو کر اس نے امامِ عالی مقام اور آپ کے رُفَقاء عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے خُونِ ناحَق سے اپنے ہاتھوں کو رَنگ لیا۔ جس اِقتِدار کی خاطر اس نے کَربلا میں ظُلۡم وسِتَم کی آندھیاں چلائیں وہ اِقتِدار اس کے لیے کچھ زِیادہ ہی ناپائیدار ثابِت ہوا۔ بدنَصِیب یزید صِرف تین بَرَس چھ ماہ تَختِ حکومت پر شَیطَنَت (شرارت وخَباثت) کر کے ربیع الاوّل ۶۴ھ کو ملکِ شام کے شہر "حِمۡص" کے عَلاقے حُوّارِیۡن میں ۳۹ سال کی عُمر میں مر گیا۔(الکامل فی التاریخ ج ۳ ص ۴۶۴)

یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَبۡ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومی النَّسل لڑکی کے عِشق میں گرفتار ہو گیا تھا مگر وہ لڑکی اندرُونی طور پر اِس سے نَفرت کرتی تھی۔ ایک دِن رَنگ رَلیاں مَنانے کے بَہانے اس نے یزید کو دُور ویرانے میں تَنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمَست کر دیا۔ اس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت ونابکار اپنے نبی کے نَواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خَنۡجَرِ آبدار کے پے دَرپے وار کر کے چیر پھاڑ کر اس کو وَہیں پھینک دِیا۔ چند روز اس کی لاش چِیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخِر ڈھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی موالی (نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سَڑی ہوئی لاش کو وہیں داب آئے۔(اوراقِ غم ص ۵۵۰)

کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟

کراماتِ امام حسین اور یزید کا انجام بد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے ضمن میں آپ کی کرامات اور یزید کا عبرت ناک اَنجام سُنا، نیز امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کے جانثاروں پر ہونے والے ظُلم و سِتم کے باوجود ان حضرات کا صَبر وتَحمُّل بھی مُلاحظہ کیا۔ واقعہ ٔ کربلا کی تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتابیں "سوانحِ کربلا" اور "آئینہ قیامت" کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔ آج ہی ہدیۃً حاصل کر کے مطالعہ کی نیت بھی فرما لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شُہدائے کربلا پر ہونے والے ظُلم و ستم کی داستان پڑھ کر ہر مُشکل وقت میں صبر کا ذہن بنے گا۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ تکالیف و مَصائب نازل فرما کر اپنے محبوبانِ بارگاہ کی آزمائش فرماتا اور ان کے مقام و مرتبہ کو بلند فرماتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی پر کوئی مصیبت آپڑے تو اس کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہے اور نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر اعتراضات اور شکوے شکایات کرنے کے بجائے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین اور بالخصوص کربلا کے خُونی منظر کو تصوّر میں لائے اور شہیدان و اسیرانِ کربلا رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر جو مصیبتیں آئیں انہیں یاد کر کے یہ ذہن بنانے کی کوشش کرے کہ میری یہ چھوٹی سی مصیبت تو ان پر آنے والی بڑی بڑی مُصیبتوں کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں، مگر پھر بھی ان مُبارک ہستیوں نے دین کے استحکام اور رضائے ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ان مصائب و آلام کو برداشت کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں انعام و اکرام سے نوازا اور آخرت میں بلند و بالا مقام پر فائز فرما دیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے صبری کی وجہ سے آخرت کی ان ابدی سعادتوں سے محروم ہو جاؤں۔ مصیبت

پہنچنے پر ہمیں اس طرح بھی ذہن بنانا چاہئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مُقابلے میں دُنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دُنیا کی مُصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے۔

لہٰذا مَصائب و آلام پر شِکوے شکایات کرنے، ہر وقت لوگوں کے سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے اور اپنی زبان سے کُفریات بکنے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبْر وتَحمُّل سے کام لینا چاہئے۔ یاد رکھئے! ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں نازل فرما کر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو مٹاتا اور دَرجات کو بلند فرماتا ہے۔ لہٰذا ہم پر جو بھی مصیبتیں آتی ہیں ہمارے ہی بھلے اور بہتری کے لئے آتی ہیں اگرچہ ہمیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ آیئے! مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت سے متعلق صبر کے تین حروف کی نسبت سے 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سنتے ہیں۔

1. ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔“[1]

---

[1]... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارۃ المرض، ۴/ ۴، حدیث: ۵۶۴۵

2. مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہو گا۔[2]

3. "جس کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چُبھے یا اس سے بھی معمولی مُصیبت پہنچے تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گُناہ مٹا دیا جاتا ہے۔"[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبتوں پر صبر کی عادت بنانے، توکل و قناعت کا ذہن پانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، دل میں خوفِ خدا جگانے، عشقِ مصطفٰے کی شمع جَلانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں کی عادت مِٹانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سُنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تَربِیَّت کے بے شُمار مَدَنی قافلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سَفَر کر کے عِلمِ دِین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دَعوَت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ علمِ دِین کے لیے سَفَر کے بے شُمار فَضائل ہیں چُنانچہ رَسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "عِلم کا

---

[2] ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۱۷۹/۴، حدیث: ۲۴۰۷

[3] ... مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب ثواب المؤمن فیما ... الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے میرے نزدیک ہزار رَکعت نَفْل پڑھنے سے زِیادہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالِبُ العِلم کو عِلْم حاصل کرتے ہوئے موت آجائے تو وہ شَہِید ہے۔"(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الحدیث 16، ج ا، ص 54)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سیدنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات سے مُتعلِّق یہ سُنا کہ آپ کی وِلادت ہی ایک کرامت تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدتِ حَمل چھ ماہ تھی آپ اور حضرت سَیِّدُنا یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ کوئی ایسا بچہ زندہ نہیں رہا جس کی مدتِ حمل چھ ماہ ہوئی ہو۔ اس کے بعد ہم نے یہ بھی سنا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیدتنا اُمُّ الْفَضل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی خَبر بھی دے دی۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غَیب کا علم جانتے ہیں جبھی اتنے عرصے قبل نہ صرف امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی خبر دی بلکہ شہادت کا مقام بھی بتادیا۔ اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب بھی کسی پر کوئی آزمائش آجائے تو اس پر آہ و بُکا (رونا دھونا) کرنے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کرنا چاہیے، کیونکہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے یہ پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے نواسے کربلا میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمَّت

کے چند بد بختوں کے ہاتھوں شہید ہوں گے لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے باوجود صابر و شاکر رہے۔ اس کے برعکس ہم پر اگر چھوٹی سی بھی مُصیبت یا پریشانی آجاتی ہے تو ہم واوِیلا مچا دیتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ مُصِیبت کے وَقْت ہم بھی کربلا والوں کے مَصائب یاد کیا کریں اس سے یقیناً ہمیں صبر کی توفیق ملے گی۔ اس کے بعد ہم نے یہ بھی سُنا جس شخص نے سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گُستاخی کی تھی تو اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ خود پیاسا مرا، اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی اَہْلِ بَیْت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بے اَدَبی اور گستاخی سے بچیں اور ان سے سچی مَحَبَّت کریں۔ اس کے بعد ہم نے سرِ اقدس سے صادر ہونے والی کرامتوں کے بارے میں سُنا کہ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مُبارک اگرچہ تَن سے جدا ہے مگر کیسی فصیح عربی زبان میں کلام کر رہا ہے؟ اس سے ہمیں یہ درس ملا کہ جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دِیْن کی سربُلندی والے کاموں میں لگ جاتا ہے اور اس راہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر صبر کرتا اور استقامت کے ساتھ تمام مصائب کا سامنا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ مقام عطا فرماتا ہے کہ دُنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اس کا نام زِنْدَہ رہتا ہے اور اس کی وَفات کے بعد بھی اس کے جِسْم سے کرامتوں اور بَرَکتوں کا ظُہور ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے یزید پلید اور ابنِ زیاد بد نِہاد (بدزاد و کمینے) کی عبرت ناک موت کے بارے میں سنا، اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا دشمن ہو اس کے لیے آخرت میں تو دردناک انجام ہے ہی ساتھ ہی ساتھ وہ دنیا میں بھی ذلیل و رُسوا ہو جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اہلِ بیت

کی محبت عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے بے شُمار اَفراد اپنے سابِقہ طَرزِ زِندگی پر نادِم ہو کر گناہوں بھری زِندگی سے تائِب ہو گئے اور سُنَّتوں بھری زِندگی بَسر کرنے لگے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بَن گئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہَفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ بھی ہے۔ مَدَنی مُذاکروں میں اسلامی بھائی مُختَلِف قِسم کے مَثَلاً عقائِد و اَعمال، فَضائِل و مَنا قب، شرِیعت و طرِیقت، تارِیخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقِیات و اسلامی معلُومات، مَعاشی و مُعاشَرتی و تنظیمی مُعاملات اور دِیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعلِّق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طَرِیقت اَمیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حِکمت آموز و عِشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈُوبے ہوئے جَوابات سے نَوازتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مُذاکرہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ علمِ دِین کے مُذاکرے تو صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اور بُزُرگانِ دِین میں بھی ہُوا کرتے تھے۔ اور یہ مُذاکرے تو عِلْم حاصِل کرنے کا ایک ذَرِیعہ ہیں اور عِلمِ دِین سیکھنے کے جو فَضائِل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ "گھڑی بھر عِلمِ دِین کے مَسائل میں مُذاکرہ اور گُفتگُو

کرنا ساری رات عِبادَت کرنے سے اَفضَل ہے۔" (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۶۲۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو وہ تَرَقّی ملی کہ دن بَدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے لگے اور ان کی زِنْدَگیوں میں قابلِ قَدْر مَدَنی اِنْقِلاب رُونُما ہو گیا۔ آیئے تَرْغیب کے لیے ایک مَدَنی بہار سُنْتے ہیں۔

علم و حکمت بھرا مدنی مذاکرہ

واہ کینٹ (ضلع راولپنڈی، پاکستان) کے مقیم نوجوان اپنی زندگی کے احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ نمازیں قضاء کرنا، فلموں کے فحش و بے ہودہ مناظر دیکھ کر شیطان کو خوش کرنا اور عشقیہ وفسقیہ گانے باجے سن کر مست رہنا میرا معمول بن چکا تھا۔ سنّتوں پر عمل کرنے سے محروم تھا، الغرض میرے ہر طرف گناہوں کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا، میری گناہوں سے تاریک دنیا میں نیکیوں کی شمع کچھ یوں فروزاں ہوئی، ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہو گئی اُنہوں نے انفرادی کوشش کے ذریعے دس روزہ اجتماعی اعتکاف کا ذہن دیا، پُرخلوص انداز میں دی گئی نیکی کی دعوت دل پر اثر کر گئی اور میں اجتماعی اعتکاف میں بیٹھ گیا، جہاں میرے شب و روز عبادت میں بسر ہونے لگے، پُرسوز بیانات اور رقت انگیز دعاؤں نے میرے دل کی دنیا ہی بدل دی، کرم بالائے کرم یہ کہ اجتماعی اعتکاف میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مدنی مُذاکرہ سُننے کی سعادت ملی، آپ کے پُراثر ملفوظات سے میں اس قدر متاثر ہوا کہ میں نے فوراً اپنے تمام سابقہ گناہوں سے

توبہ کی اور نمازوں کی پابندی کا عزم کرلیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ترغیب دلانے پر چاند رات کو گھر جانے کے بجائے راہِ خدا کا مسافر بن گیا جہاں علمِ دین کے سنہری موتیوں سے دامن بھرنے کا موقع ملا اور سنّتیں سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل کرنے کا جذبہ دل میں موجزن ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طَرَف لاتے ہوئے سنّت کی فَضِیْلَت اور چَنْد سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا　　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ہاتھ ملانا سنّت ہے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

☸ دو مسلمانوں کا بوقْتِ مُلاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ مِلانا سنّت ہے۔ ☸ رُخصت ہوتے وَقْت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی مِلا سکتے

ہیں۔ ❁ نبی مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے:"جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خَیرِیَّت دَرْیافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازِل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رَحمتیں زِیادہ پُرتَپاک طریقے سے ملنے والے اور اچّھے طریقے سے اپنے بھائی سے خَیرِیَّت دَرْیافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانِیّ ج ۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۶۷۲) ❁ "جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔" (شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْہَقِیّ حدیث ۸۹۴۴ ج ۶ ص ۴۷۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ❁ ہاتھ مِلاتے وَقت دُرُود شریف پڑھ کر ہوسکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)۔ ❁ دو مسلمان ہاتھ مِلانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفِرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج ۴ ص ۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴ دارالفکر بیروت) ❁ آپس میں ہاتھ مِلانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ❁ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دِل میں دوسرے سے عَداوت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گُزَشتہ گناہوں کو بَخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دِل یا سینے میں

عَداوَت نہ ہو تو نِگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بَخْش دیئے جائیں گے۔ (کَنزُ الْعُمّال ج۹ص۵۷) ❁ جتنی بار مُلاقات ہو ہر بار ہاتھ مِلا سکتے ہیں۔ ❁ دونوں طَرَف سے ایک ایک ہاتھ مِلانا سنّت نہیں مُصافَحَہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❁ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنّت نہیں۔ ❁ ہاتھ مِلانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چُوم لینا مکرُوہ ہے۔ ہاتھ مِلانے کے بعد اَپنی ہتھیلی چُوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادَت نِکالیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۱۱۵ مُلَخَّصاً) ❁ اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ مِلانے میں شَھْوَت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ مِلانا جائِز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَھْوَت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص۹۸ دار المعرفۃ بیروت) ❁ مُصافَحَہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقْت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وَغَیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادل چَھٹیں قافلے میں چلو　　　خُوب خوشیاں مِلیں قافلے میں چلو
لُوٹ لیں رحمتیں خوب لیں برکتیں　　　خواب اچھے دِکھیں، قافلے میں چلو